# 45559-اسماء حسنی کے ساتھ علاج کرنا

## سوال

کیا اللہ تعالی کے اسماء حسنی کے ساتھ علاج کرنا جائز ہے ؟ مثلا مریض کی آنکھ میں یہ "یا بصیر" پڑھا جائے یا اس طرح کوئی اوراسم ؟

## پسندیدہ جواب

لوگوں میں اللہ تعالی کے اسماء حسنی کے ساتھ علاج معالجہ کرنا عام ہوچکا ہے اور کچھ ایسے اوراق بھی تقسیم ہورہے ہیں جن میں اسماء حسنی میں سے بعض نام اوراس کے سامنے اس مرض کا نام بھی لکھا ہوا ہے.جس کا علاج کرنا مقصود ہو.

اوراس طریقہ سے علاج کرنے کی ایجاد کا گمان رکھنے والے شخص کا نام ڈاکٹر ابراہیم کریم ہے اوریہ ایک نیا علم بایوجویمٹری کے نام سے جانا جانے لگا ہے، اس علاج کے موجد کا خیال ہے کہ اللہ تعالی کے ناموں کو بہت سے ضخیم امراض سے شفائی طاقت حاصل ہے، اورانسان کے جسم کے اندرکی طاقت کے قیاس میں مختلف قسم کے دقیق قسم کے قیاساتی اسلوب کے واسطہ سے اس نے یہ ایجاد کیا ہے کہ اللہ تعالی کے اسماء حسنی میں سے ہر اسم کوایک ایسی طاقت حاصل ہے جوامراض سے بچانے والی قوت کوتیار کرتی ہے تاکہ انسان کے کسی معین عضومیں کفایت عظمی کا عمل ہوسکے، اوراس کا یہ بھی گمان ہے کہ قانون رنین کی تطبیق کے واسطہ سے اس نے صرف اسماء حسنی کا ذکر کرنے سے ہی انسان کے جسم میں قوت حیوی کو بہتر بنایا جاسکتا ہے.

اور مسلسل تین برس کی ریسرچ کرنے سے اس نے یہ جدول لوگوں کے امراض کے لیے ایجاد کی ہے.جس میں اسماء حسنیٰ اورجس مرض میں یہ فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں کوجدول بنا کر ظاہر کیا ہے.

اس کی مثال یہ ہے :

"السميع "طاقت کے توازن کے لیے، "الرزاق "معدہ کے علاج کے لیے، "الجبار"ریڑھ کی ہڈی کے علاج کے لیے، "الرؤف "قولنج کی بیماری کے لیے، "النافع "سے ہڈیوں کا علاج کیا جاتا ہے، الحي، گردے کے علاج کے لیے، "البديع"بالوں کے علاج کے لیے، "جل جلاله "بالوں کے لیے، "النور"البصير "الوهاب"آنکھوں کے علاج کے لیے...

علاج کا طریقہ یہ ہے کہ : مناسب عضوپر اسم کوبار بار پڑھا جائے یا پھر کئی ایک نام دس منٹ تک پڑھے جائیں.

اس کا خیال ہے کہ اسمائے حسنی کے بعد شفا والی آیات کی تلاوت سے شفا یابی میں اضافہ ہوتا ہے اوروہ آیات یہ ہیں :

.{ويشف صدور قوم مؤمنين}.

اور مومنوں کے سینوں کوشفا دینے والا

.{وشفاء لما في الصدور}.

اور جوکچھ سینوں میں ہے اس سے شفا دینے والا

.{فیہ شفاء للناس}.

اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے

.{وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ}.

اور ہم قرآن نازل کرتے ہیں جو شفا اور رحمت ہے

.{واذا مرضت فہو یشفین}.

اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفایابی دیتا ہے

.{قل ہو للذین آمنوا ہدی وشفاء}.

کہہ دیجئے یہ ایمان والوں کے لیے شفا اور ہدایت ہے.

اس سب کا رد یہ ہے کہ:

1– علاج یا تو حسی اسباب سے ہوتا ہے یا پھر شرعی اسباب سے، لھذا جو حسی اور مادی اسباب سے علاج ہوتا ہے اس کا منبع اور مرجع تجربہ ہے، اور جو علاج شرعی اسباب کے ساتھ ہوتا ہے اس کا مرجع شریعت ہے کہ کس کے ساتھ علاج کیا جائے اور اس کی کیفیت کیا ہے، اور اللہ تعالی کے اسماء حسنی کا ذکر شرعی امور میں سے ہے، اور تحقیق کرنے والے اس شخص نے ان اسماء کی تعیین کی کوئی شرعی دلیل نہیں دی اور نہ ہی علاج کی اس کیفیت اور جس کا علاج کیا جا رہا ہے اس کی کوئی شرعی دلیل بیان کی ہے، لھذا اس کا شرعی سبب سے علاج ہونا باطل ہوا، اور اس طریقہ سے شرعی دلائل کا تجربہ اور اس کا آزمانا جائز نہیں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اپنے علم میں رکھیں کہ دواء شفا کے لیے سبب ہے اور مسبب اللہ تعالی ہے لھذا کوئی ایسی چیز سبب نہیں بن سکتی جسے اللہ تعالی سبب نہ بنائے اور وہ اشیاء جنہیں اللہ تعالی نے سبب بنایا ہے اس کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم:

شرعی اسباب: جس طرح کہ قرآن مجید، اور دعاء ہے.

جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ الفاتحۃ کے متعلق فرمایا:

"تجھے کیا علم کہ یہ دم ہے"

اور جس طرح کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مریضوں کے لیے دعا فرمایا کرتے تھے تو اللہ تعالی ان کی دعا کی بنا پر مریضوں کو جسے چاہتا شفایابی نصیب فرماتا.

دوسری قسم :

حسی اسباب : مثلا شرعی طریقہ پر مادی اور معلوم ادویات ، جیسا کہ : شہد ہے ، یا پھر تجربہ کی بنا پر مثلا بہت سی ادویات ، اور اس کی قسم کی تاثیر بلاواسطہ اور مباشر ہونا ضروری ہے نہ کہ وہم اور خیالی طور پر ، لہذا جب محسوس اور صحیح طریقہ سے اس کی تاثیر ثابت ہوجائے تو اسے بطور دوا استعمال کیا جاسکتا ہے تا کہ اللہ تعالی کے حکم سے اس دوائی سے شفا حاصل ہو ، لیکن اگر صرف وہم اور خیالات ہی ہوں کہ مریض کو خیال آئے اور اسے اس وہم کی بنا پر نفسیاتی راحت نصیب ہو اور اس وجہ سے مرض میں کمی ہو اور ہوسکتا ہے کہ مریض کو خوشی اور سرور ملے جس وجہ سے مرض زائل ہوجائے تو یہ ایسی چیز ہے کہ اس پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا ، اور نہ ہی اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ دوائی ہے تا کہ انسان واہموں اور خیالات کے پیچھے نہ بھاگتا پھرے ، اور اسی بنا پر بیماری دور کرنے یا ختم کرنے کے لیے دھاگہ اور لوہے کا کڑا وغیرہ پہننا منع کیا گیا ہے ، کیونکہ نہ تو یہ شرعی سبب ہے اور نہ ہی حسی .

اور جس چیز کا شرعی یا حسی سبب ہونا ثابت نہیں اسے سبب بنانا بھی جائز نہیں ہے ، کیونکہ اسے سبب بنانا اللہ تعالی کے ملک اور بادشاہی میں اس کے ساتھ منازعت اور اس کے ساتھ شرک ہے کیونکہ اللہ تعالی نے ہی اسباب اور اس کے مسبب بنائے ہیں ، اور شیخ محمد بن عبدالوھاب رحمہ اللہ تعالی نے اس مسئلہ کے متعلق کتاب التوحید میں باب باندھتے ہوئے کہا ہے :
" مصیبت کو دور یا ختم کرنے کے لیے کڑا چھلہ اور دھاگہ وغیرہ پہننا شرک ہے "

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین ( 1 / سوال نمبر 49 ) .

2- اس نے کچھ ایسے اسم بھی ذکر کیے ہیں جن کے متعلق اس کا گمان ہے کہ اللہ تعالی نے ان ناموں سے اپنے آپ کو موسوم کیا ہے ، حالانکہ معاملہ ایسا نہیں مثلا " جل جلالہ " اور " الرشید " اور " البدیع " اور " النافع " وغیرہ ، جو کہ اس دعویدار کی جہالت کی دلیل ہے ، اور اس مزعوم طاقت کے باطل ہونے کی بھی دلیل ہے ، جبکہ یہ - اس کے گمان کے مطابق - طاقت اللہ تعالی کے اسماء کے علاوہ ان اسماء سے پیدا شدہ ہیں جو صحیح دلائل سے ثابت نہیں .

3- علاج کی کیفیت کی تعیین اور ہر بیماری کے لیے اسم کی تحدید .

اور جو صحیح ہے کہ یہ اللہ تعالی کے ناموں میں سے ہے یہ ایسی بات ہے جو اللہ پر ایسی بات ہے جو بغیر علم کے کہی گئی ہے اور اللہ تعالی نے بغیر علم کے بات کرنی حرام قرار دی ہے .

فرمان باری تعالی ہے :

.{ **آپ کہہ دیجئے کہ البتہ میرے رب نے صرف ان تمام فحش باتوں کو حرام کیا ہے جو اعلانیہ ہوں اور جو پوشیدہ ہیں اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو اور اس بات کو کہ تم اللہ تعالی کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک ٹھہراؤ جس کی اللہ تعالی نے کوئی سند نازل نہیں کی اور اس بات کو کہ تم لوگ اللہ تعالی کے ذمہ ایسی بات لگاؤ جس کو تم نہیں جانتے** }. الاعراف ( 33 ) .

اس آیت کی تفسیر میں شیخ سعدی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

.{ **اور اس بات کو کہ تم لوگ اللہ تعالی کے ذمہ ایسی بات لگاؤ جس کو تم نہیں جانتے** }. :

اس کے اسماء وصفات اور اس کے افعال اور شریعت میں . دیکھیں تفسیر سعدی صفحہ نمبر ( 250 ) .

4- مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے جب اس شخص کے متعلق اور اس مسئلہ کے بارہ میں سوال کیا گیا تو ان کا جواب تھا :

علمی ریسرچ اور فتوی کمیٹی نے بحث و تمحیث کے بعد یہ جواب دیا :

فرمان باری تعالی ہے :

.{اور اچھے اچھے نام اللہ تعالی ہی کے ہیں لھذا اللہ تعالی کو انہیں ناموں سے موسوم کیا کرو اور ایسے لوگوں سے تعلق بھی نہ رکھو جو اس کے ناموں میں کج روی کرتے ہیں ان لوگوں کو ا پنے کیے کی سزا ضرور ملے گی}.الاعراف (180).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" بلاشبہ اللہ تعالی کے ننانوے نام ہیں جس نے بھی ان ناموں کو شمار کیا وہ جنت میں داخل ہوگا"

اور ان اسماء میں اسم اعظم بھی ہے جس کے ساتھ اللہ تعالی سے دعا کی جائے تو دعا قبول ہوتی ہے ، اور جب سوال کیا جائے تو دیا جاتا ہے ، لھذا اللہ تعالی کے اسماء کی تعداد کا علم اللہ تعالی کے علاوہ کسی کو بھی نہیں اور الہ تعالی کے سب نام ہی حسنی ہیں ، ان اسماء کو ثابت کرنا واجب اور ضروری ہے اور اللہ تعالی کے کمال اور جلال اور عظمت پر جو یہ اسماء دلالت کرتے ہیں اسے بھی ثابت کرنا ضروری اور واجب ہے ، اور ان اسماء کی نفی کر کے یا اس میں سے کسی بھی چیز کی نفی کر کے یا جس کمال پر یہ اسماء دلالت کرتے ہیں اس کی نفی کر کے یا پھر اللہ تعالی کی صفات جس کو متضمن ہے اس کی نفی کر کے الحاد اور کجی کرنا حرام ہے .

اور اس مدعی نے اللہ تعالی کے اسماء میں "کریم اور سید" جوزعم اور گمان کیا ہے وہ بھی الحاد ہے اور اس کے شاگرد اور بیٹا جو ورقہ لوگوں کے اندر تقسیم کر رہے ہیں جس میں ہے کہ اللہ تعالی کے اسماء کو کئی ایک بڑے امراض سے شفائی طاقت حاصل ہے یہ سب الحاد ہے ، اور یہ کہ یہ طاقت دقیق مختلف قیاسی اسلوب کے ساتھ انسان کے جسم میں طاقت کے قیاس کے ساتھ ایجاد ہوئی ہے کہ اسماء حسنی میں سے ہر اسم کو ایک ایسی طاقت حاصل ہے جو امراض سے بچاؤ کی طاقت پیدا کرنے کا عمل کرتے اور اسے انسان کے جسم کے کسی معین عضو میں پیدا کرتے ہیں اور ڈاکٹر ابراہیم نے قانون رنین کے ذریعہ یہ انکشاف کیا ہے کہ صرف اسماء حسنی کا ذکر ہی انسان کے جسم میں حیوی طاقت کو درست کر دیتا ہے .

اور اس کا کہنا ہے کہ : یہ معروف ہے کہ انسان کے جسم کی طاقت حیوی کو بندول فرعونی کے ذریعہ وضع کرنے والے سب سے پہلے فراعنہ ہی تھے ، پھر اس نے کچھ اسماء حسنی کو ایک جدول میں ذکر کیا ہے اس کا گمان ہے کہ اس میں سے ہر اسم کا جسم کو فائدہ ہوتا ہے یا پھر جسمانی امراض کی ایک قسم کا علاج ہے ، اور اس کے لیے اس نے انسانی جسم کا خاکہ بھی تیار کر کے ہر عضو پر اسماء حسنی میں سے ایک اسم بھی رکھا ہے .

جو کہ ایک باطل عمل ہے کیونکہ یہ اللہ تعالی کے اسماء میں الحاد اور کجی ہے اور اس میں اس کی تحقیر ہے ؛ کیونکہ مشروع تو یہ ہے کہ اللہ تعالی کے اسماء کے ساتھ دعا کی جائے جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

لہذا انہیں ناموں کے ساتھ اللہ تعالی سے دعا کرو. اور اسی طرح ان صفات کو بھی ثابت کرنا ضروری ہے جو ان اسماء کے ضمن میں ہیں ؛ کیونکہ ہر اسم اللہ جل جلالہ کی صفت کو متضمن ہے : لھذا ان اسماء کو بغیر کسی شرعی دلیل کے دعاء کے علاوہ کسی بھی چیز میں استعمال نہیں کیا جاسکتا .

اور جو کوئی یہ گمان کرے کہ یہ اسماء اس اس طرح کا فائدہ دیتے ہیں اور اس کے پاس کوئی شرعی دلیل بھی نہ ہو تو یہ ایسا قول ہے جو اللہ تعالی کے ذمہ بغیر علم کے لگایا جا رہا ہے ، حالانکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{کہہ دیجئے کہ البتہ میرے رب نے صرف ان تمام فحش باتوں کو حرام کیا ہے جو اعلانیہ ہوں اور جو پوشیدہ ہیں اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو اور اس بات کو کہ تم اللہ تعالی کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک ٹھراؤ جس کی اللہ تعالی نے کوئی سند نازل نہیں کی اور اس بات کو کہ تم لوگ اللہ تعالی کے ذمہ ایسی بات لگاؤ جس کو تم نہیں جانتے}.

لہذا اس ورقے کو ضائع کرنا واجب اور ضروری ہے، اور اسی طرح ان دونوں اشخاص اور ان کے علاوہ دوسروں پر بھی اس عمل سے اللہ تعالی کے ہاں توبہ کرنی واجب ہے اور عقیدہ اور احکام شریعت کے متعلق جو کچھ بھی اس طرح کا بغیر کسی دلیل کے کام ہوا سے دوبارہ نہ کریں.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

واللہ اعلم.